بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال وجواب

سعودی عرب اور قطر کے درمیان بحران کی وجہ کیا ہے؟

سوال:

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے رومانیہ کے صدر کے ساتھ وائٹ ہاؤس میں 9 جون 2017 کو ایک پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ "... خطے کے اہم ممالک دہشت گردی کی حمایت کو حتمی طور پر روکنے پر متفق ہیں خواہ وہ مالی حمایت ہو، فوجی یا کسی قسم کی اخلاقی حمایت ہو۔ بدقسمتی ہے کہ تاریخی لحاظ سے قطر دہشت گردی کا بڑے پیمانے پر مالی معاون رہا ہے۔ اس کانفرنس کے دوران مختلف ممالک ساتھ مل کر آئے اور قطر کے اس رویّے سے نپٹنے کے بارے میں مجھ سے بات کی۔ لہٰذا ہمیں فیصلہ لینا ہی تھا کہ ہم آسان راستہ اختیار کریں یا پھر کوئی سخت مگر ناگریز قدم اٹھائیں۔ ہمیں دہشت گردی کی مالی امداد کو روکنا ہوگا۔ میں نے سیکریٹری خارجہ ریکس ٹیلرسن، ہمارے بڑے جنرلوں اور فوجیوں کے ساتھ یہ فیصلہ کیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ قطر کو اس مالی معاونت کو ختم کرنے کے لیے کہا جائے..." (الیوم السابع، 9 جون 2017)۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ سعودی عرب اور قطر کے درمیان بحران ٹرمپ کے اشارے پر شروع ہوا ہے؟ اور اگر یہ سچ ہے، تو ٹرمپ نے ایسا کیوں کیا جبکہ وہ جانتا ہے کہ اس علاقے میں امریکہ کا سب سے بڑا اڈہ قطر ہی میں ہے؟ ایران، اخوان المسلمین، یا حماس کی جانب قطر کے مؤقف کو بھی میڈیا نے سعودی عرب اور قطر کے درمیان سیاسی تنازعہ کی وجہ بتایا ہے۔ میڈیا میں جس بات پر ہنگامہ کیا جارہا ہے اس کی روشنی میں ہم ٹرمپ کے بیان کو کیسے سمجھیں؟ اور اس بحران کا انجام کیا ہوگا؟ کیا خلیج گروپ سے قطر الگ ہو جائے گا یا نکال دیا جائے گا؟ شکریہ

جواب:

اوّل: جی ہاں، اس بحران کے پیچھے امریکہ ہی کا ہاتھ ہے۔ دوسرے الفاظ میں، یہ امریکی صدر ٹرمپ کے ہی حکم سے ہو رہا ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کی تفصیلی وضاحت کی جائے، میں سوال کے آخری حصے سے شروع کروں گا۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قطری بحران کی وجہ قطر کا ایران کے ساتھ اسٹریٹیجک اتحاد اور اخوان المسلمین کی حمایت وتعاون ہے جیسا کہ میڈیا نے رپورٹ کیا ہے یا اس بات کو پھیلا رہا ہے جبکہ دوسروں کا کہنا ہے کہ اس بحران کا حقیقی سبب حماد اور زید خاندان کے درمیان پرانا تنازعہ ہے جو 1970 عیسوی میں شروع ہوا تھا جب متحدہ عرب امارات قائم ہوئی تھی اور نتیجتاً سعودی عرب نے اپنے اتحادی متحدہ عرب امارات کی حمایت میں قطر پر حملہ کیا تھا۔ کچھ لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ قطر کے بائیکاٹ کا یہ بحران "اسرائیل" سے جڑا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر سی این بی سی کے حوالے سے جیک نووک کا بیان:

"سطحی طور پر یہ کہنا بالکل درست ہے کہ سعودی عرب اور قطر کے درمیان یہ دراڑ ایران کی وجہ سے ہے کیونکہ سعودی عرب مشرق وسطی میں ایران کی بڑھتی ہوئی طاقت اور اس کے اثر ورسوخ پر روک لگانے پر بضد ہے۔ لیکن اگر گہرائی سے دیکھا جائے تو اس وقت قطر کو الگ تھلگ کرنے کا تعلق کسی دوسرے ملک یعنی اسرائیل کے ساتھ ہے" (عربی 21، 7 جون 2017)۔

جب گہرائی سے غور وفکر اور تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ بھی ہوا اس کا ان تمام باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ کوئی نئی باتیں نہیں ہیں اور طویل عرصے سے قطر کا یہی برتاؤ رہا ہے اور اس میں کوئی بھی نئی بات پیدا نہیں ہوئی۔ ایران سے قطر کی دوستی مشہور ہے اور حماس کے ساتھ تعلقات بھی درپردہ نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ قطر اور غاصب یہودیوں کی ریاست کے درمیان تعلقات، اور ان کے اور سعودی عرب ومتحدہ عرب امارات کے درمیان تعلقات بھی پوشیدہ نہیں ہیں اور نہ ہی قبائلی تنازعات اس حد تک جاسکتے ہیں کہ اس بحران کی نوبت آئے۔ یہ سب باتیں بحران سے پہلے سے موجود ہیں اور بحران کے بعد بھی ایسے ہی ہیں۔ لہٰذا یہ وجوہات حقیقی نہیں ہیں۔

دوم: اس بحران کی اصل وجہ، جیسا کہ میں نے شروع میں ذکر کیا، امریکہ یا ٹرمپ ہے اور اس کو سمجھنے کے لئے ہم مندرجہ ذیل امور کا جائزہ لیں گے:

1۔ اس صدی کے آغاز سے، قطر خطے میں برطانوی سیاست کا ایک بڑا "اڈہ" اور مختلف حربے استعمال کرنے کے لئے ایک لیبارٹری بن گیا۔ امریکی پالیسی کو ناکام بنانے اور امریکہ کے ایجنٹوں پر سیاسی حملے کرنے کے لئے الجزیرہ ایک اہم میڈیا پلیٹ فارم بن گیا ہے۔ ایک اور اہم عنصر سیاسی دولت ہے جو سیاسی قوتوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ایک موثر مقناطیس کے طور پر کام کررہی ہے۔ قطر نے ان دونوں وسائل کا استعمال کرتے ہوئے خاصی کامیابی بھی حاصل کی ہے، خاص طور پر اسلامی تحریکوں میں جن کو فلسطین، مصر، لیبیا، تیونس اور دیگر ممالک میں "اعتدال پسند" تصور کیا جاتا ہے۔ قطر میں دوحہ ان تحریکوں اور ان کے رہنماؤں کے لئے رہائشی پناہ گاہ اور امریکی پالیسی اور امریکہ کے ایجنٹوں کو ختم کرنے کی منصوبہ بندی کا اہم مرکز بن گیا ہے۔ اور جیسا کہ برطانیہ کی عادت ہے،

یہ ظاہر کرنا کہ وہ امریکہ کے ساتھ ہے جبکہ وہیں پس پشت امریکی کھیل کو بگاڑنے کا کام کرتا ہے۔ قطر اس برطانوی کھیل میں مہارت رکھتا ہے۔ اس نے کافی پہلے یعنی 1991 سے ہی اپنے یہاں العدید امریکی ائر بیس بنا کر امریکہ کو دے رکھا ہے جو امریکی سینٹرل کمانڈ کا ہیڈ کوارٹر اور بڑا اسٹریٹیجک ائر بیس ہے جہاں سے عراق، افغانستان، شام اور یمن میں مسلمانوں کے قتل اور ان کی تباہی کے لئے امریکی جہاز پرواز کرتے ہیں۔ یہ سب اس وقت سے ہو رہا تھا جب برطانیہ قطر میں اپنے سیاسی "باورچی خانے" یا لیبارٹری کی تعمیر کر رہا تھا۔ لہٰذا جب اس کی تعمیر مکمل ہو گئی تو پھر اس صدی کے شروعات سے یہ "باورچی خانہ "فعال ہو کر نظر آیا۔ پھر برطانیہ کے خادم کے طور پر قطر کا کردار با آسانی بڑھتا گیا اور برطانیہ کے تیار شدہ منصوبے کے مطابق ڈھل گیا۔ امریکہ کو قطر کے اس کردار سے اس قدر تشویش ہوئی تھی کہ امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے 22 نومبر 2005 کو ڈی ڈبلیو DW کی شائع کردہ خبر کے مطابق، الجزیرہ چینل پر بمباری کرنے پر بھی غور کیا تھا:

"برطانوی اخبار 'دی ڈیلی مرر' نے امریکی صدر جارج ڈبلیو بش کی طرف سے برطانوی حکومت کو دیئے گئے ایک خفیہ خط کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 2004 میں بش نے قطر میں "الجزیرہ" سیٹلائٹ چینل کے ہیڈ کوارٹر پر بمباری کرنے کے فیصلے پر غور کیا تھا" (DW 22/11/2005)۔ خلیج میں یہی صورت حال بدستور جاری تھی حتی کہ سعودی عرب میں بادشاہ سلمان اقتدار میں آگیا۔ چنانچہ سعودی عرب امریکہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور پھر اس وقت اوبامہ انتظامیہ نے اپنے ایجنٹ سلمان کو خلیج میں ایک اہم کردار عطا کیا کہ ایک طرف تو وہ قطر کے خلاف کھڑے ہو کر قطر کے کردار پر غالب آئے اور دوسری طرف نئے امریکی منصوبے پر کاربند رہے۔ لہٰذا اس نے امریکہ کے ایجنٹوں کے کردار کو اس قدر مضبوط بنا دیا کہ سعودی عرب اور قطر کے درمیان تنازعات سے قطر کے کردار کو مکمل طور پر خطرہ لاحق ہوا ہے، اور خاص طور پر اس سال نئے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اقتدار میں آنے کے بعد امریکی پالیسی اور بھی زیادہ شدید اور بین الاقوامی معاملات میں کھلم کھلا دو ٹوک ہو چکی ہے، جن میں قطر بھی شامل ہے۔

2۔ اس سال ٹرمپ کے سعودی دورے میں اس نے اپنے ارد گرد 50 حکمران جمع کر لئے تھے اور سعودی بادشاہ سلمان اس کے پہلو میں ہی کھڑا تھا۔ برطانوی اطلاعات کے ذریعے قطر کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ امریکہ نے سعودی کردار کو مستحکم کرنے کے لئے اور خلیج میں قطر و برطانیہ کے کردار کو ختم کرنے کے لئے سنگین اقدامات کیے ہیں۔ قطر کے امیر کی ریاض سے واپسی کے دو دن بعد ہی اس کا ردعمل سامنے آگیا تھا۔ قطر نیوز ایجنسی نے قطر کے امیر تمیم الثانی کے 23 مئی کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا کہ "امریکہ کے صدر کے دورے کے ساتھ ساتھ قطر کو ایک غیر منصفانہ مہم کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جس میں اسے دہشت گردی سے جوڑا جا رہا ہے۔۔ ہم دہشت گردی کی حمایت کے الزام کی مذمت کرتے ہیں۔۔ کسی کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ ہم پر دہشت گردی کا الزام لگائے صرف اس وجہ سے کہ انہوں نے اخوان المسلمین کو دہشت گرد تنظیموں کی فہرست میں رکھا ہے۔ اس نے مصر، متحدہ عرب امارات اور بحرین سے قطر مخالف پوزیشن پر نظر ثانی کرنے کا مطالبہ کیا۔۔ امریکہ کی موجودہ انتظامیہ کے منفی رجحانات کے باوجود ہمارا امریکہ سے بہت مضبوط رشتہ ہے اور ہمارا اعتماد ہے کہ امریکی صدر کی بدعنوانیوں اور سرکشیوں کی عدالتی تحقیقات کی وجہ سے موجودہ حالات ایسے ہی نہیں رہیں گے۔ العدید ائر بیس کی موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ قطر کو پڑوسی ممالک کے عزائم سے استثناء حاصل ہے لیکن یہ امریکہ کے لئے خطے میں اپنا فوجی اثر قائم کرنے کا واحد موقع ہے اور قطر کا دہشت گردی اور انتہاپسندی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ قطر کی یہ خواہش ہے کہ حماس، جو فلسطینی عوام کے حقیقی نمائندے ہیں، اور اسرائیل کے درمیان مسلسل رابطے کے ذریعے سے امن قائم ہونے میں وہ تعاون کرے۔ قطر نے امریکہ اور ایران دونوں کے ساتھ مضبوط تعلقات قائم کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے کیونکہ ایران ایک علاقائی اور اسلامی طاقت کی نمائندگی کرتا ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے اور یہ دانشمندی نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے کشیدگی کو ہوا دی جائے"۔ قطر کے یہ بیانات ظاہر کرتے ہیں کہ اپنے خلاف مہم اور دہشت گردی کی حمایت یا مالی معاونت کے الزام لگانے پر ٹرمپ کو مورد الزام ٹھہرا رہا ہے۔ اسلامی ممالک کی موجودہ حکومتوں کے نمائندوں کے ساتھ ٹرمپ کے اجلاس کے فوراً بعد قطر کے یہ بیانات آئے تھے جس میں ٹرمپ نے یہ دکھایا تھا کہ امریکی اہداف اور امریکی اطاعت کی طرف ان ممالک کی قیادت کرنے میں اس نے کامیابی حاصل کر لی ہے اور ٹرمپ نے کہا تھا کہ کچھ ممالک نے اس سربراہی اجلاس میں قطر کی طرف دہشت گردی کی مدد کرنے کے لئے انگلی اٹھائی ہے۔ لہٰذا اجلاس میں ٹرمپ کے بیان کے جواب میں قطر کے بیانات اس بات کے گواہ ہیں کہ وہ چاہتا ہے کہ ٹرمپ برباد ہو جائے اور وہ امید کرتا ہے کہ ٹرمپ کے خلاف عدالتی تحقیقات کی وجہ سے وہ معزول ہو جائے۔

3۔ سعودی عرب نے عرب اور اسلامی ممالک کے 55 بادشاہوں، صدور اور سربراہوں (جہالت اور تباہی کے لیڈران) کو اکٹھا کر کے یہ ظاہر کیا ہے کہ امریکی پالیسیوں پر عمل درآمد کرنے اور کرانے میں سعودی عرب ان سب لوگوں کی قیادت کرتا ہے۔ یہ واشنگٹن کی طرف سے ایک غیر معمولی طور پر واضح اشارہ تھا جس میں ایران کو خطرہ بتا کر ایک طرف تو وہ تیل کے ذخائر پر ہاتھ ڈالنا چاہتا ہے اور دوسری طرف امریکہ کے منصوبوں کے تحت خلیج کے ممالک پر سعودی قیادت کو غالب کر کے خلیج کے اسلامی ممالک پر برطانوی اثرات کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ اس طرح سعودی عرب ان لوگوں کو قطعاً برداشت نہیں کرے گا جو اس خطے میں اس کی قیادت کے خلاف کھڑے ہوں گے اور اس کی نظریں قطر پر جمی ہوئی تھیں تاکہ موقع ملتے ہی وہ قطر کو ٹھکانے لگا سکے چنانچہ قطر نیوز ایجنسی کے ذریعے 23 مئی 2017 کو سعودی عرب اور امریکہ کے خلاف بیانات کے شائع ہوتے ہی اس نے سخت ردعمل ظاہر کیا۔ قطر کے معافی مانگنے اور یہ ظاہر کرنے کہ قطری نیوز ایجنسی کی ویب سائٹ ہیک ہوئی تھی، اس کے باوجود سعودی عرب نے قطر کی اس وضاحت کو قبول نہیں کیا بلکہ اس نے ان بیانات کا مطلب، امریکہ

سے عطا کردہ سعودی پالیسی اور سعودی عرب کے شاہ سلمان کے کردار کی کھلم کھلا مخالفت کے طور پر لیا، اور پھر بحران شروع ہو گیا۔ سعودی عرب کا ردعمل بڑا سخت تھا اور اس نے قطر کے ساتھ تعلق توڑنے کا بڑا شدید مظاہرہ کیا، اور یہ بات خلیج میں قطر کی جانب سے سعودی مخالفت میں کھڑے ہونے پر سعودی عرب کی طرف سے پرزور مظاہرہ تھا اور امریکی ٹرمپ انتظامیہ کے موقف میں شدت کی عکاسی کرتی ہے۔ سعودی عرب کے اقدامات قطر کے خلاف کافی سخت گیر تھے اور ان دونوں کے درمیان حالات 5 مارچ 2014 کے حالات سے بھی زیادہ خراب ہو گئے جب سعودی نے قطر سے اپنے سفیروں کو واپس بلا لیا تھا اور نتیجتاً قطر کی حالت زیر محاصرہ ملک کی سی ہو گئی اور اپنے اس قدم کو اور زیادہ سخت و موثر بنانے کے لئے اور امریکی روش پر چلتے ہوئے سعودی نے دوسرا چونکانے والا قدم اٹھایا جس میں قطریوں کو سعودی عرب کے علاقے کو چھوڑنے کے لئے صرف 48 گھنٹے کا وقت دیا گیا۔

جھٹکا دینے اور چونکانے والی امریکی روش یا طریقہ کے ساتھ ہم آہنگی میں، سعودی اقدامات کے متوازی اور شانہ بہ شانہ چلتے ہوئے مصر نے قطری تجارتی طیارے کو واپس بھیج دیا اور بغیر انتباہ کے اپنے علاقے میں داخل ہونے کے لئے منع کر دیا اور اسی طرح کا طرز عمل دیگر دوسرے ملکوں نے بھی اپنایا جو قطر کے خلاف سعودی عرب کے ساتھ متحد ہو گئے۔ ایسا لگتا ہے کہ قطر اپنے بائیکاٹ کے ان فیصلوں سے چونک کر حیران تھا اور اس نے ان اقدامات کی توقع نہیں کی تھی۔ قطر کے وزیر خارجہ، محمد بن عبد الرحمان الثانی نے بی بی سی کے ساتھ 6 جون 2017 کو اپنے ایک انٹرویو میں کہا کہ "اس کے ملک کے خلاف اٹھائے گئے اقدامات شدید اور خوفناک تھے، اور جو کچھ بھی ہوا" اس میں اس خطے کے تین ممالک کی طرف سے ہمیں اجتماعی سزا دی گئی جنہوں نے قطر اور اس کے عوام پر پابندی عائد کرنے کی کوشش کی ہے۔۔"۔

قطر اتنا مضبوط نہیں کہ وہ امریکہ یا سعودی عرب جیسے اس کے ایجنٹوں کو چیلنج کر سکے، جب تک کہ کوئی بڑا ملک اس کی پشت پناہی نہ کر رہا ہو اور بلاشبہ اس کے پیچھے برطانیہ ہے جس کی پالیسیوں پر بجائے کھلم کھلا قطر خفیہ طور پر عمل کرتا ہے۔ برطانیہ کا مقصد امریکہ کو نقصان پہنچانا اور اس خطے کے کنٹرول، خاص طور پر خلیج کے علاقے پر قابو پانے کے اس امریکی منصوبے کو روکنا ہے جس کے لئے اس نے قطر میں اپنے ایجنٹوں کو ایسا کرنے یعنی بیانات جاری کرنے کی ہدایت کی تھی، البتہ برطانیہ نے یہ توقع نہیں کی تھی کہ ردعمل اتنا حیران کن ہو جائے گا۔ اسے لگا کہ 2014 کی طرح سفیروں کی واپسی ہو گی اور معاملہ کوئی شدید نتائج پیدا کیے بغیر ختم ہو جائے گا بالخصوص اس وجہ سے کہ قطر اپنے یہاں امریکی بیس کی موجودگی کو اپنی ڈھال کے طور پر استعمال کرتا ہے اور اسی لئے اس بات کا اعتراف قطر کے امیر نے اپنے بیان میں کیا تھا جس کو قطری نیوز ایجنسی نے 23 مئی 2017 کو شائع کیا تھا اور بعد میں اس بیان کو ہٹا دیا گیا اور دعوی کیا گیا کہ اس کی ویب سائٹ ہیک ہوئی ہے جو یہ تھا: "العدید ائر بیس کی موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ قطر کو پڑوسی ممالک کے عزائم سے استثناء حاصل ہے۔ لیکن یہ امریکہ کے لئے اس خطے میں فوجی اثر قائم کرنے کا واحد موقع ہے۔۔۔" اس کا مطلب ہے کہ، قطر اس اڈے کی وجہ سے پُراعتماد ہے کہ یہ بات امریکہ کو خاموش کر دے گی جبکہ قطر اس علاقے میں امریکہ اور اس کے ایجنٹوں کا کھیل بگاڑتا ہے اور ان کے خلاف کھڑا ہے اور اپنے چینل الجزیرہ کے ذریعہ ان سے بر سرپیکار ہے۔ اور اس کی دانست میں حالانکہ اس خطے میں قطر ہی نے امریکہ کو سب سے بڑا فوجی اڈہ دیا ہے، لہٰذا وہ اس قدر شدید اقدامات سے حیران ہوا ہے۔

4۔ اس طرح بحران کی اصل وجہ وہ نیا کردار ہے جو خطے کے لئے ٹرمپ نے سلمان کو بنا کر دیا ہے، یعنی خلیج کا حاکم، جو خطے میں امریکی پالیسی کو نافذ کرے اور کسی بھی برطانوی ایجنٹ کو اس میں مداخلت اور خلل پیدا کرنے سے باز رکھے۔ قطر برطانیہ کی پالیسی میں اس کا اہم کھلاڑی ہے جس کو برطانیہ نے خطے میں امریکی منصوبے میں مداخلت اور خلل پیدا کرنے کے لئے اور برطانوی منصوبے کو نافذ کرنے کے لئے چن رکھا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے قطر کے خلاف ایسا زبردست اور شدید موقف اختیار کیا گیا اور سلمان کی پشت پر امریکہ ہے جو اس بحران کو شدید کر رہا ہے جس کو اس نے چھپانے کی بھی کوشش نہیں کی اور جو کچھ ہوا اور جو ہو رہا ہے اس کے پیچھے اپنے ہاتھ کو رفتہ رفتہ ظاہر بھی کیا۔

العربیہ نے 6 جون 2017 کو ایک سینئر امریکی انتظامیہ کے آفیسر کا رائٹر نیوز ایجنسی کو دیا گیا بیان رپورٹ کیا ہے کہ: "اکثر قطر کا رویہ نہایت تشویش کا باعث رہا ہے نہ صرف ہمارے خلیج کے پڑوسیوں کے لئے بلکہ امریکہ کے لئے بھی یہ تشویشناک رہا ہے"، ایک سینئر امریکی آفیسر نے پیر کے روز بتایا کہ امریکہ خلیجی ممالک کے درمیان مستقل دراڑ نہیں دیکھنا چاہتا ہے اور اس کا یہ بیان خلیجی ممالک اور دیگر عرب ممالک کی جانب سے قطر پر دہشت گرد تنظیموں اور ایران کی حمایت کا الزام لگا کر قطر سے اپنا تعلق توڑنے کے بیان کے بعد آیا ہے اور مزید اس نے کہا کہ: "ہم ان کو صحیح رخ پر لانا چاہتے ہیں"۔

بی بی سی نے 6 جون 2017 کو رپورٹ کیا: "امریکی صدر ٹرمپ نے اپنے خلیج کے حالیہ دورے کے اثر یعنی قطر سے تعلقات توڑنے کے فیصلہ کی طرف اشارہ کیا اور ٹرمپ نے کہا کہ اسے دورے کے دوران معلومات ملی تھی کہ دوحہ "انتہاء پسند نظریاتی" تحریکوں کی مالی امداد کر رہا ہے۔

"حالیہ میرے مشرق وسطی ایشیاء کے دورے پر میں نے بتا دیا ہے کہ انتہا پسند آئیڈیالوجی کی کوئی مالی امداد نہیں کی جائے گی، توریاستی سربراہوں نے قطر کی طرف اشارہ کیا کہ اس کی جانب کو دیکھو"

مزید اس نے کہا کہ "بڑا ہی اچھا ہے کہ سعودی عرب کے دورے، اس کے بادشاہ اور دیگر 50 ممالک کے ساتھ ہوئی ملاقات نے اپنے پھل دینے شروع کر دیئے ہیں اوران لوگوں نے کہا ہے کہ وہ لوگ انتہاپسندی کی مالی معاونت کے خلاف کڑا موقف اختیار کریں گے اور تمام تر اشارے قطر کی جانب اٹھے تھے، شائد یہ دہشت گردی کے خاتمے کی شروعات ثابت ہو گی"۔

ٹرمپ کے 9 جون 2017 کو دیئے گئے بیانات بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ تنازعہ کی پشت پر امریکہ ہے۔
امریکی صدر ٹرمپ نے جمعہ کو کہا کہ قطر کو فوری طور پر دہشت گردی کی امداد بند کر دینی چاہیے اور امید ظاہر کی کہ ریاض سربراہی اجلاس دہشت گردی کے خاتمہ کی شروعات ہو گا۔ وہائٹ ہاؤس میں 9 جون 2017 کو ہوئی ایک پریس کانفرنس میں ٹرمپ نے رومانیہ کے صدر سے کہا کہ تاریخی طور پر قطر کی ریاست دہشت گردی کو مالی امداد فراہم کرتی رہی ہے۔(Sky News Arabia, 9/6/2017)
ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ "خطے کے اہم ممالک دہشت گردی کی حمایت کو حتمی طور پر روکنے پر متفق ہیں خواہ وہ مالی حمایت ہو، فوجی یا کسی قسم کی اخلاقی حمایت ہو۔ بد قسمتی ہے کہ تاریخی لحاظ سے قطر دہشت گردی کا بڑے پیمانے پر مالی طور پر معاون رہا ہے۔ اس کانفرنس کے دوران مختلف ممالک ساتھ مل کر آئے اور قطر کے اس رویےّ سے نپٹنے کے بارے میں مجھ سے بات کی۔ لہٰذا ہمیں فیصلہ لینا ہی تھا کہ ہم آسان راستہ اختیار کریں یا پھر کوئی سخت مگر ناگریز قدم اٹھائیں۔ ہمیں دہشت گردی کی مالی امداد کو روکنا ہو گا۔ میں نے سیکریٹری خارجہ ریکس ٹیلرسن، ہمارے بڑے جنرلوں اور فوجیوں کے ساتھ یہ فیصلہ کیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ قطر کو اس فنڈنگ کو ختم کرنے کے لئے کہا جائے۔"(Al-Youm As-Sabi',9/6/2017)
5۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ قطر کا یہ بحران کس سمت میں آگے بڑھے گا تو قطر ان امریکی ایجنٹوں سعودی عرب، مصر اور دیگر برطانوی ایجنٹ جیسے متحدہ عرب امارات، بحرین و دیگر (جنہیں برطانیہ نے قطر سے الگ اور مختلف کردار عطاء کیا ہے) وغیرہ کے سخت موقف کے جھٹکوں کے زیر اثر بری طرح دھچکا کھا کر زیر ہو چکا ہے۔ اس سے قبل بھی ان مختلف برطانوی ایجنٹوں کے درمیان تقسیم کئے گئے برطانوی کردار کے متعلق ہم نے 9 اپریل 2017 کو ایک سوال کے جواب میں یہ بیان کیا تھا کہ "اس طرح واضح ہے کہ برطانیہ اپنے ایجنٹوں کے کردار اس طرح تقسیم کرتا ہے کہ وہ بظاہر متضاد نظر آتے ہیں البتہ آخر میں یہ برطانوی مقاصد کو پورا کرتے ہیں۔ برطانیہ اپنے تمام ایجنٹوں کو ایک رخ پر نہیں ڈالتا ہے بالخصوص ایسے ممالک میں جہاں مختلف کارڈ موجود ہوں"۔ قطر نے اتنے سخت گیر تنازعہ اور اقدامات کی توقع نہیں کی تھی جیسا کہ ہم نے پہلے بھی بیان کیا ہے۔ سعودی اقدامات نہایت چونکا دینے والے تھے قطر کے سفیروں کو سعودی علاقوں سے باہر جانے کے لئے 48 گھنٹوں کی مہلت دی گئی تھی اور چونکانے اور جھٹکا دینے والے امریکی طریقہ کار اور سعودی اقدامات کے متوازی ہی مصر نے بھی قطر کے تجارتی ہوائی جہاز کو واپس بھیجا اور پیشگی وارننگ دیئے بغیر ان کو اپنی فضاؤں میں داخل ہونے سے منع کیا اور اسی طرح کے اقدامات قطر کے خلاف سعودی عرب کے دیگر اتحادی ممالک نے بھی کیے۔
6۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ قطر خلیج گروپ سے باہر ہو جائے گا؟ یہ ممکن ہے البتہ یہ بالکل آخری حربہ ہو گا۔ لیکن اس بحران کو حل کرنے کا ایک راستہ ہے، اس معاملے سے جڑی دونوں بین الاقوامی قوتیں چاہتی ہیں کہ قطر خلیج گروپ کا حصہ بنا رہے البتہ دونوں قطر سے حاصل کرنے کے لئے اپنے پاس مختلف مقاصد رکھتے ہیں۔

جہاں تک امریکہ کی بات ہے تو وہ قطر کو سعودی عرب کے قابو میں دیکھنا چاہتا ہے یعنی وہ چاہتا ہے کہ قطر بلا مداخلت اور کسی بھی وجہ سے بلا خلل امریکی مفادات کا تحفظ کرے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ قطر میں اس کا امریکی فوجی اڈہ مستقل برقرار رہے اور قطر بلا خلل اپنی خدمات انجام دیتا رہے اور وہ جانتا ہے کہ قطر کی پشت پر برطانیہ ہے اور اگر قطر خلیج گروپ سے باہر ہو جائے گا تو برطانیہ اپنی مکاری کے ذریعے قطر میں امریکی اڈے کو قائم رکھنے میں رکاوٹیں پیدا کر سکتا ہے چنانچہ امریکہ چاہتا ہے کہ قطر اس کے منصوبوں پر کام کرے اور سعودی عرب کی سربراہی کے تحت کام کرتے ہوئے خلیج گروپ میں بھی رہے۔

برطانیہ بھی چاہتا ہے کہ قطر خلیج گروپ میں رہے کیونکہ اس گروپ کے اندر رہتے ہوئے وہ پس پردہ برطانوی منصوبوں پر برطانوی طرز پر کام کرتا رہے جو دورخ طریقہ ہے یعنی ایک رخ میں وہ دوستانہ چہرہ سامنے رکھتا ہے اور دوسرے میں پس پشت چھرا گھونپتا ہے۔ چنانچہ بحران کا متوقع حل یہی طے پاتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ ایک راستہ ہے جو خلیج گروپ سے قطر کا تعلق ٹوٹنے سے روکنے کے گرد گھومتا ہے اور اس میں سے قطر کا ٹوٹنا آخری حربہ کے طور پر موجود ہے چنانچہ اس حل کے ذریعے تعلق کو ٹوٹنے سے روک لیا جائے گا۔ اور اس کا ٹوٹنا ویسے مشکل ہے کم از کم مستقبل قریب میں تو نظر نہیں آتا ہے جس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

ا۔ اوپر بیان ہوئی ٹرمپ کی تقریر نے قطر کے لئے سمجھوتے کا کوئی راستہ نہیں رکھا تھا کیونکہ یہ اس کا اپنا یکطرفہ خطاب تھا جو اس طرح تھا:

"تاریخی طور پر بد قسمتی سے اعلیٰ سطح پر قطر کی ریاست دہشت گردی کو مالی امداد فراہم کرتی رہی ہے اور اس کانفرنس کے دوران مختلف ریاستیں میرے پاس آئیں تا کہ قطر کے برتاؤ کے لئے اس سے بات کروں، تب ہمیں ایک فیصلہ کرنا تھا: یا تو ہم آسان راستہ اختیار کریں یا پھر آخری اور تکلیف دہ لیکن لازمی کام کریں گے؟ ہمیں دہشت گردی کی مالی معاونت کو روکنا ہے، میں نے سیکریٹری خارجہ ریکس ٹلرسن، ہمارے جنرلوں اور لوگوں کے ساتھ مل کر طے کیا کہ وقت آگیاہے کہ قطر کو آواز دی جائے تا کہ دہشت گردی کی مالی معاونت کو ختم کرے"۔(Al-Youm As-Sabi',9/6/2017)

اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ قطر اپنی پالیسی خود طے نہیں کرتا بلکہ برطانیہ کرتا ہے اور موجودہ برطانوی پالیسی کھلے طور پر امریکہ کا سامنا کرنے کی نہیں ہے بالخصوص ایسے وقت جب کہ اس کے لئے یورپی یونین سے باہر نکلنے یعنی Brexit کا مرحلہ ہے: ایسے میں وہ امریکہ کے قریب ہونا چاہتا ہے خواہ یہ سطحی طور پر کیوں نہ ہو۔

ب۔ ٹرمپ کی ذہنیت تاجرانہ ہے جس کو مالیاتی میدان سے جڑا پہلو زبردست طور پر متاثر کرتا ہے: اگر قطر ٹرمپ کے لئے دلکش مالیت کا مال اس کو اداء کر دے تو وہ سلمان کو اس کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کا حکم دے سکتا ہے! امریکی ریسرچر جوناتھن کرسٹول نے کہا جو کہ ,World Policy Institute کے ساتھ جڑا ہوا ہے: "وہائٹ ہاؤس میں موجود ٹرمپ کے ہاتھ میں "دولت کا آنا" ایسی کنجی ہے جس سے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحرین کے ذریعہ قطر کے بائیکاٹ کا حل مل جائے گا"، اس نے اپنے مضمون میں بیان کیا کہ قطر کے لئے اس سعودی سفارتی اور معاشی تناؤ پر قابو پانے کے لئے واحد راستہ امریکہ کے ذریعہ اس کے سعودی اتحادیوں کے ساتھ امریکی مداخلت ہے جو قطری دولت کے ذریعہ ہو گی CNN کے مطابق۔"۔(Arabi 21, 6/6/2017)

یہی رائے ہے جو نہایت متوقع ہے کہ ایک حل موجود ہے جو قطر کی دولت یا قطر کے مان جانے کی صورت میں ہے اور ہم اسے نہایت متوقع کہتے ہیں کیونکہ جب برطانیہ کو اس بات کا یقین ہو کہ اس کے مفادات کے لئے ضروری ہے کہ قطر خلیج گروپ کے باہر چلا جائے تو قطر اسے چھوڑ دے گا اور اگر اس کے برطانوی مفادات کے لئے گروپ میں قطر کی موجودگی درکار ہو تو قطر اندر ہی رُکے گا کیونکہ قطر اپنی پالیسی خود طے نہیں کرتا بلکہ برطانیہ کرتا ہے۔

7۔ خلاصہ، امریکہ کے ایجنٹ جو سعودی عرب، مصر اور جو بھی بائیکاٹ میں ان کے ساتھ شریک ہیں ان تمام کی جانب سے کوئی بھلائی متوقع نہیں ہے اور انہوں نے اپنے اقتدار کی کرسی بچانے کے عوض میں اسلامی ممالک اور اس کے لوگوں کو اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کے حوالے کر دیا ہے اور وہ بھی ایسی ذلالت اور کمزوری کے ساتھ جو کبھی بھی گر کر مسمار ہو سکتی ہے۔ اسی کے ساتھ قطر سے بھی کسی بھلائی کی امید نہیں ہے جو برطانیہ کی دم پکڑ کر چلتا ہے تا کہ مسلمانوں کی بربادی کے منصوبے اس کے سپرد کئے جائیں۔ ایک طرف وہ امریکہ کو سب سے بڑا فوجی اڈہ عطا کرتا ہے جہاں سے امریکہ کے جہاز اڑان بھرتے ہیں اور شام اور عراق کے مسلمانوں کے گھروں پر دھماکے کرتے ہیں اور ان کے بیٹوں پر بمباری کر کے قتل عام مچاتے ہیں وہیں قطر دوسری طرف یہودی دھڑے اسرائیل کے ساتھ صلح وصفائی کے ذریعے امن قائم کرنا چاہتا ہے اور اس نے حماس پر دباؤ ڈال کر اسے مجبور کیا تا کہ حماس بھی الفتح کی طرح یہودیوں کے ساتھ رعایت کے سمجھوتے کرے۔ مزید اس نے اپنی زہر آلود دولت کے ذریعے ملک شام میں چند تنظیموں پر اپنا دباؤ قائم کر کے ظالم بشار کے اقتدار کے ساتھ مفاہمت کرنے کے لئے مجبور کیا ہے۔ قطر ان سب کو دھوکہ دے رہا ہے جو بھی اسلامی میلان رکھتے ہیں اور اپنی دولت اور رہائش کی اجازت کے استعمال کے ذریعے ان اسلامی افراد اور تنظیموں کو ورغلا کر اس بات کے لئے سدھاتا ہے کہ وہ سمجھوتہ اور مفاہمت کر لیں اور اپنے افکار اور موقف کو تبدیل کریں اور یہ مہلک ومضر کردار قطر کو برطانیہ نے دیا ہوا ہے۔ چنانچہ یہ بدبختی ہو گی کہ ان دونوں شیطان میں سے چھوٹے شیطان کے نام پر کسی ایک کی جانب بھی ہمدردی رکھی جائے۔ امت کے معاملات چھوٹے شیطان یا بڑے شیطان کی میزان پر طے نہیں کیے جاتے بلکہ امت کے معاملات حق وباطل کی میزان پر قائم ہیں۔ امت کے فرزندوں کو چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کے خلاف غداری میں ملوث ایسی حکومتوں کو سرے سے مسترد کریں اور وفاداری اور سنجیدگی سے کام کرنے والوں کا ہاتھ بٹائیں تا کہ ان کو اقتدار سے بے دخل کیا جائے اور مومنوں کی اپنی ریاست قائم کی جائے، جیسا کہ ان کے عظیم نبی ﷺ نے کی، اس کے متعلق پیشن گوئی ہے کہ خلافت راشدہ جو معاشرہ میں امت کی دیکھ بھال کرے گی اور ان کی مکین گاہوں اور ان کی گذر گاہوں میں امن لائے گی تا کہ وہ اپنے گھروں میں سکون سے رہیں اور امان کے ساتھ سفر کر سکیں اور اسلام اور مسلمانوں کی عظمت واپس لوٹائے گی اور جو نو آبادیاتی کفار کو ذلیل کرے گی اور پھر ٹرمپ اور اس کے کرائے کے قاتلوں اور ایجنٹوں کے جسموں اور گھروں پر تباہی و بربادی ہو گی۔

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

"اور اللہ اپنے معاملات پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے"(سورۃ یوسف:21)

16 رمضان المبارک 1438 ہجری

11 جون 2017